WWW.NAFSEISLAM.COM

تعارف

سُورۃ الغاشیہ

نام : اس سورت کا نام "الغاشیہ" ہے۔ اس میں ایک رکوع، چھبیس آیتیں، بانوے کلمات، ۳۸۱ حروف ہیں۔

نزول : یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

مضامین : رسالت کے مکی دور میں سارا زور تین باتوں کو ذہن نشین کرانے پر دیا گیا۔

توحید ۔ رسالت ۔ آخرت۔

یہاں قیامت کا ذکر بڑے اچھوتے انداز سے ایک سوال کی صورت میں کیا جا رہا ہے۔ اے مخاطب! کیا تُو نے ایک ایسی چیز کے بارے میں کچھ سنا ہے جو ساری کائنات پر چھا جائے گی۔ بلندیوں اور پستیوں میں کوئی چیز اس سے بچ نہ سکے گی۔ یہی روز قیامت ہے۔ اس روز بنی نوع انسان کو فقط دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک گروہ ان بدنصیبوں کا ہوگا جنوں نے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو مسترد کر دیا تھا۔ اس روز ان کی جو درگت بنے گی اس کا ایسا مؤثر ذکر کیا گیا ہے کہ اسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوسرا وہ گروہ جس نے اپنے رسولوں کی دعوت کو صمیم قلب سے قبول کیا۔ بڑی مضبوطی سے ان کے دامن کو تھام لیا۔ ہجوم مصائب میں بھی ان کے پاؤں نہ ڈگمگائے۔ اس روز ان کی جس طرح عزت افزائی کی جائے گی اس کا روح پرور نقشہ کھینچ دیا۔

اس تذکرہ کے بعد اب اہل عرب کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے علم و حکمت پر اب بھی وہ ایمان نہیں لائے تو ذرا ان چار چیزوں کی تخلیق پر غور کریں جن کا مشاہدہ سفر و حضر میں وہ ہر وقت کرتے رہتے ہیں۔ ذرا اونٹ کی طرف دیکھو جو بے آب و گیاہ میدانوں اور لق و دق وسیع ریگستانوں کو عبور کرتا ہے۔ اس کے باوجود نہ وہ طول سفر سے تھکتا ہے اور نہ پیاس کی شدت اسے درماندہ کرتی ہے۔ تمہیں اور تمہارے بوجھ کو اٹھائے ہوئے مستانہ وار وہ منزل کی طرف بڑھا چلا جاتا ہے۔ کیا اس کی ساخت، اس کی قوت برداشت، بھوک اور پیاس کے باوجود اس کی بے پناہ توانائی اس بات کی گواہی نہیں دے رہی کہ جس نے اس کو پیدا کیا ہے اس کی قدرت اور اس کی حکمت بے عدیل اور بے نظیر ہے۔

ذرا سر اوپر اٹھاؤ اور جزیرۂ عرب کے اس نیلگوں آسمان پر نظر ڈالو، اس کی وسعت، اس کی بلندی، اس کی دل موہ لینے والی رنگت، پھر دن کے وقت اس میں چمکتا دمکتا سورج اور رات کے وقت ستاروں کی ان گنت آویزاں قندیلیں دیکھ کر تمہیں یقین نہیں آتا کہ یہ ایسے خالق کی تخلیق ہے جس کی قدرت اور حکمت لاجواب ہے۔ یہ سلسلۂ کوہ جو تمہیں ہر طرف

پھیلا ہوا نظر آتا ہے اس کے پتھر اور اس کی چٹانیں اس کی اونچی چوٹیاں اور پست وادیاں اپنی آفرینش میں جو افادیت رکھتی ہیں کیا تم اس کا انکار کر سکتے ہو؟ یہ فرشِ زمین جو حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا ہے۔ جو اپنی تہوں میں تمہارے لیے بے شمار خزانے سمیٹے ہوئے ہے کیا تمہیں غور و فکر کی دعوت نہیں دے رہے۔

آخر میں اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ آپ کا کام فقط ان کو نصیحت کرنا ہے۔ یہ فریضۂ نبوت آپ بڑی دلسوزی اور حسن و خوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو آپ اس پر دلگیر کیوں ہوں اللہ تعالیٰ ان نابکاروں سے خود نمٹ لے گا۔

نیو سنٹرل جیل سرگودھا
۷۷ - ۴ - ۸

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الغاشیہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اس میں چھبیس آیات ہیں۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ

کیا پہنچی ہے آپ کو چھا جانے والی آفت کی خبر ۱؎ کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل و خوار ہوں گے ۲؎ مشقت میں

نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ

مبتلا تھکے ماندے۔ داخل ہوں گے دہکتی ہوئی آگ میں۔ انہیں پلایا جائے گا کھولتے ہوئے چشمہ سے ۳؎ انہیں

۱؎ غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی۔ اس سے مراد قیامت ہے۔ کیونکہ بلندیوں اور پستیوں میں کوئی چیز ایسی نہ رہے گی جس پر قیامت کی ہلاکت آفرینیوں کا اثر ظاہر نہ ہوگا۔ ساری مخلوقات لرزہ براندام ہوگی۔ قطرب نے کہا ہے کہ یہاں ھل استفہامیہ نہیں بلکہ بمعنی قد ہے یعنی آپ کے پاس اس کی خبر یقیناً آچکی ہے۔

۲؎ قیامت کے روز قومیت، وطن یا زبان کی بنیاد پر بننے والی گروہ بندیاں ہوں گی سب ختم ہو جائیں گی۔ ساری اولاد آدم دو حصوں میں بانٹ دی جائے گی۔ ایک وہ جنہوں نے دنیوی زندگی انکار، ناشکری اور بغاوت میں برباد کی ہوگی۔ دوسرے وہ جو اطاعت و بندگی کو اپنا شعار بنائے رہے ہوں گے۔ پہلی قسم کے لوگوں کی اس روز یہ حالت ہوگی کہ چہروں پر ذلت و رسوائی برس رہی ہوگی۔ عاملة: دوزخ میں بڑی مشقت جھیل رہے ہوں گے۔ وزنی طوق ان کے گلے میں پڑے ہوں گے۔ ستر ستر گز لمبی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔ آگ کی تپش الگ ہوگی۔ ناصبة: تھکے ماندے۔ انسان تھوڑی دیر ایسی مشقتوں میں مبتلا ہو تو وہ تھک جاتا ہے۔ یہاں تو مشقتیں بھی جان لیوا ہوں گی اور پھر یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس وقت انسان کی درماندگی اور تھکاوٹ کی جو کیفیت ہوگی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

عاملة ناصبة کا ایک اور مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کو تو قبول نہیں کرتے ویسے ریاضات و مجاہدات میں دن رات مشغول رہتے ہیں۔ راہب اور جوگی قسم کے لوگ ایسی ایسی ریاضتیں کرتے ہیں کہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو انہوں نے قبول نہیں کیا اس لیے ان کی یہ ساری محنتیں، شب بیداریاں رائیگاں جائیں گی۔ اسی طرح جو لوگ مختلف علوم و فنون میں کمال حاصل کرنے کے لیے رات دن محنت شاقہ کرتے رہتے ہیں۔ بڑے بڑے سائنس دان اور انجینئر جو ساری ساری رات بلکہ مسلسل کئی کئی مہینے دماغی کاوش کرتے رہتے ہیں ایمان کے بغیر ان کی یہ ساری جانکاہیاں ان کے کسی کام نہ آئیں گی۔

۳؎ انية کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن منظور لکھتے ہیں أنى الحميم: اى انتهى حرّه وفى التنزيل تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ اى متناهية فى شدة الحر۔ لسان یعنی حرارت کا انتہائی شدت اختیار کر لینا۔ یہ کفار زنجیروں میں جکڑے ہوں گے آگ میں جھلس رہے ہوں گے پیاس کی شدت ہوگی اور پینے کو ملے گا ایسے چشمے کا پانی جو ابل رہا ہوگا، کھول رہا ہوگا۔

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑥ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ⑦

کوئی کھانا نہ ملے گا بجز خاردار جھاڑ کے [۶] جو نہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک دور کرے گا [۷]

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ⑧ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩

کتنے ہی چہرے اس دن بارونق ہوں گے [۸] اپنی کاوشوں پر خوش ہوں گے عالی شان جنت میں ۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ⑪ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫ فِيْهَا سُرُرٌ

نہ سنیں گے وہاں کوئی لغو بات ۔ اس میں چشمہ جاری ہوگا ۔ اس میں اونچے اونچے تخت

مَّرْفُوْعَةٌ ⑬ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ⑭ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ⑮ وَّزَرَابِيُّ

بچھے ہوں گے اور ساغر قرینے سے رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے اور قیمتی قالین

[۶] اور جب بھوک ستائے گی تو کھانے کے لیے خاردار جھاڑ ملے گا۔ قال عکرمۃ ومجاھد الضریع نبت ذو شوک لاصق بالارض تسمیہ قریش الشبرق اذا کان رطبا فاذا یبس فھو الضریع۔ (قرطبی) یعنی عکرمہ اور مجاہد کہتے ہیں کہ ضریع ایک کانٹوں والی بوٹی ہے جو زمین سے چمٹی رہتی ہے۔ جب وہ ہری ہو تو قریش اسے شبرق کہتے ہیں اور جب سوکھ جائے تو اسے ضریع کہا جاتا ہے۔

[۷] ضریع کا لفظ ہی کافر کی خوراک کی حقیقت بیان کرنے کے لیے کافی ہے۔ مزید یہ بتا کر کہ نہ اس کے کھانے سے دبلا پتلا جسم فربہ ہوگا اور نہ بھوک کی شدت میں کمی آئے گی، مزید اس کی ناپسندیدگی کے بارے میں بتلا دیا۔

[۸] ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی حالت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

نَاعِمَۃٌ: تروتازہ جن پر نعمت و راحت کے آثار نمایاں ہوں گے۔ لِسَعْیِھَا: جو کوشش وہ زندگی بھر کرتے رہے ہوں گے ان کی جگر سوزیوں، عرق ریزیوں اور جدوجہد کے عوض جو انعامات انہیں ملیں گے انہیں دیکھ کر ان کی خوشی کی کوئی حد نہ رہے گی۔ فردوس بریں میں یہ اقامت گزیں ہوں گے۔ کوئی ایسی بات یہ نہ سنیں گے جو انہیں ناگوار ہو۔ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے ہر طرف بہہ رہے ہوں گے۔ جگہ جگہ ان کے لیے اونچے اونچے پلنگ بچھے ہوں گے۔ بڑے قرینے سے ساغر اور بلوریں جام رکھے ہوں گے۔ نمارق جمع ہے اس کا واحد نمرقۃ ہے۔ چھوٹے چھوٹے تکیے اور وہ گدیلے جو کجاوا کے اوپر ڈالے جاتے ہیں ان کو بھی نمارق کہتے ہیں۔ زرابی، اس کا واحد زربیۃ۔ قالین، چاندنی جو فرش پر بچھائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان مہمانوں کی جنت میں جو خاطر مدارات ہوگی ان کے آرام و آسائش کے جو سامان مہیا کیے جائیں گے انہیں جو شرف پذیرائی بخشا جائے گا ان کا اتنا تذکرہ آپ نے سنا جو لوگ ان وعدوں کی سچائی پر ایمان رکھتے ہیں انہیں سب کچھ چھوڑ کر بلکہ جان دے کر بھی اللہ تعالیٰ کو

مَبۡثُوۡثَۃٌ ﴿۱۶﴾ؕ اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ﴿۱۷﴾ وَ اِلَی السَّمَآءِ

بچھے ہوں گے۔ کیا یہ لوگ (غور سے) اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے عجیب طرح پیدا کیا گیا ہے ۷ اور آسمان کی طرف نہیں

کَیۡفَ رُفِعَتۡ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ ﴿۱۹﴾ وَ اِلَی الۡاَرۡضِ

دیکھتے کہ اسے کیسے بلند کیا گیا ہے ۸ اور پہاڑوں کی طرف کہ انہیں کیسے نصب کیا گیا ہے اور زمین کی طرف

کَیۡفَ سُطِحَتۡ ﴿۲۰﴾ فَذَکِّرۡ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ ﴿۲۱﴾ؕ لَسۡتَ عَلَیۡہِمۡ

کہ اسے کیسے بچھایا گیا ہے۔ پس آپ انہیں سمجھاتے رہا کریں، آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے ۹ آپ ان کو جبر سے منوانے والے

راضی کرنا پڑے تو انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

۷ کفار کو پھر اپنی قدرت کے شواہد میں غور کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ سب سے پہلے اونٹ کی طرف ان کی توجہ مبذول کی کیونکہ یہ جانور عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اس کی خوبیوں اور خصلتوں سے یہ لوگ پوری طرح آگاہ تھے اس لیے انہیں اس کی تخلیق میں جو عجوبے ہیں ان میں غور کرنے کی دعوت دی گئی۔

یہ اتنا بڑا جانور ہے لیکن ایک چھوٹا سا بچہ اس کی نکیل پکڑ لے تو بے چون و چرا اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ وہ بیٹھنے کو کہے تو بیٹھ جاتا ہے اٹھنے کا اشارہ کرے تو اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ بوجھ لادے تو اٹھا لیتا ہے۔ پھر اسے وسیع ریگستانوں کو عبور کرنا پڑتا ہے جہاں پانی کی شدید قلت ہے اس لیے اس کے خالق نے اسے ایسا پیدا کیا ہے کہ دوسرے جانوروں کی طرح اسے بار بار پیاس نہیں لگتی۔ یہ لگاتار دس دن تک پانی پیئے بغیر سفر کر سکتا ہے۔ وہ جھڑی بوٹیاں جو دوسرے جانور نہیں کھاتے انہیں کھا کر یہ اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔ مزید برآں سارے جانوروں کی تمام خوبیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ بعض جانور دودھ دیتے ہیں بعض بوجھ اٹھاتے ہیں، کوئی سواری کے کام آتے ہیں، کسی کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اونٹ ایسا جانور ہے جو دودھ بھی دیتا ہے بوجھ بھی اٹھاتا ہے، سواری کے کام بھی آتا ہے اور ذبح کر کے اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ اس کی ایک اور خصوصیت بھی ہے کہ سواری کے دوسرے جانوروں پر جب کوئی سوار ہوتا ہے تو وہ بیٹھتے نہیں بلکہ کھڑے رہتے ہیں اور یہ سواری کے وقت بیٹھ جاتا ہے۔ اس کی گردن لمبی اس کے پاؤں میں نرم گدیلے اس کے سینہ کے نیچے ایک گدی سی بنی ہوئی ہے۔ الغرض اس کی ہر چیز میں آپ غور کریں گے آپ کو اپنے رب کی حکمتوں کے ان گنت جلوے نظر آئیں گے۔

۸ پھر آسمان کی بلندیوں، پہاڑوں کے جم کر کھڑا ہونے اور فرش زمین کے بچھائے جانے پر غور کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔

۹ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ آپ کا کام ان کو نصیحت کرنا ہے۔ ان کو خواب غفلت سے جگانا ہے۔ آپ اپنا فریضہ ادا کرتے رہیے۔ اس کے باوجود اگر یہ ہدایت قبول نہ کریں تو آپ فکرمند کیوں ہوں۔ ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو آپ سے باز پرس ہو۔ صحاح اور لسان العرب میں مسیطر کا یہی معنی کیا گیا ہے۔ المصیطر، المسیطر:

بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢ إِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

تو نہیں ہیں۔ مگر جس نے روگردانی کی اور کفر کیا تو اللہ اس کو سخت عذاب

الْأَكْبَرَ ۝٢٤ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦

ع ۱ ۲۶ ۱۳

دے گا ٹ بے شک انہیں (آخر) ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

المسلّط على الشيئ ليشرف عليه ويتعهد احواله ويكتب عمله۔ یعنی وہ شخص جس کو کسی پر مسلط کر دیا جائے تاکہ وہ اس کی نگرانی کرے اس کے احوال کی خبر رکھے اور اس کے اعمال کو لکھتا رہے اسے مُصَیطِر کہتے ہیں۔

ٹ جو بدبخت آپ کی طرف سے منہ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دے گا۔

* * *

اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا یا اکرم المسئولین یا ارحم الراحمین واحشرنا فی عبادک المقربین وصل وسلم وبارک علی محب الفقراء والمساکین قائد الغر المحجلین وعلی آلہ واصحابہ وسائر امتہ الی یوم الدین۔